اسلام میں احمدیت ایک ایسا قلعہ ہے جس میں داخل ہو کر انسان سب شیطانی حملوں سے بچ جاتا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ / جولائی ۱۹۶۷ء ۔ بمقام مسجد فضل لندن)

❁❁❁

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
''اس زمانہ کا حصن حصین مَیں ہوں''۔

☆ احمدیت ایسا قلعہ ہے جس میں داخل ہو کر انسان سب شیطانی حملوں سے بچ سکتا ہے۔

☆ احمدی اپنی زندگی میں اسلام کا سچا اور کامل نمونہ بنیں۔

☆ نیک اعتقاد کا درخت مر جاتا ہے اگر اعمالِ صالحہ نہ ہوں۔

☆ آئندہ بیس تیس سال دُنیا کیلئے انتہائی نازک اور انتہائی خطرناک ہیں۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنے بھائیوں سے لمبی گفتگو تو جلسہ سالانہ کی تقریب پر جو یہاں ہوگی کروں گا آج میں آپ لوگوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ زمانہ جس میں ہم رہ رہے ہیں نہایت تاریک زمانہ ہے۔ یہ براعظم اور اس کا یہ جزیرہ جس میں آپ اور دیگر پاکستانی رہائش پذیر ہیں روحانی طور پر تاریک براعظم ہے۔

اگر خدا تعالیٰ کا ایک فرستادہ دنیا کو یہ نہ بتاتا کہ ''اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں''۔

(اور جس کی آمد سے دنیا کا یہ مضبوط قلعہ شیطان کے وساوس سے بچنے کی وجہ سے قہر الٰہی سے محفوظ رہا) تو یہ دنیا آج مر چکی ہوتی۔ خدا تعالیٰ نے جو بندوں سے پیار کرنے والا ہے اس دنیا کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے اپنے ایک بندے کو اس کی طرف مبعوث فرمایا اور اس دنیا کو ایک حصن حصین، ایک قلعہ بنادیا جس میں تمام دنیا کو پناہ مل سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام جس کا کچھ حصہ یوں ہے۔ (الفاظ مجھے پوری طرح یاد نہیں) ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزیں ہوئے قلعۂ ہند میں''۔
(تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۴۰۴)

اس کا بھی یہ مطلب ہے کہ اسلام میں احمدیت ایک ایسا قلعہ ہے جس میں داخل ہو کر انسان سب شیطانی حملوں سے بچ جاتا ہے۔ ایک ایسا قلعہ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے انسان اس کے غضب سے محفوظ رہنے کے بعد خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر لیتا ہے۔

جب ہم ان اندھیروں میں بسنے والی اقوام کے ان لوگوں کو جو ایسے قلعوں میں داخل ہوئے یعنی ان اقوام کے احمدی افراد کے شاندار نمونہ، اخلاص، اسلام کے ساتھ تعلق، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے دلوں میں عشق اللہ، ایک اللہ کی توحید پر ایمان اور اس کی صفات سے ان کے دلی لگاؤ اور ان

کی فطرت میں خدا تعالیٰ کی صفات کے پَرتو کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ یہ الہام سچ اور برحق ہے کہ ’’اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں‘‘۔

بڑی قربانیاں دینے والے لوگ اپنے اموال، اپنے اوقات، اپنے جذبات، اپنی عزتوں کو قربان کرنے والے لوگ ان میں پیدا ہو چکے ہیں۔کوپن ہیگن میں وہاں کی جماعت نے یہ انتظام کیا تھا کہ احمدی بہنیں اور بھائی خود ہی کھانا پکاتے، برتن دھوتے اور دیگر امور رضا کارانہ طور پر سرانجام دیتے تھے وہاں پر مَیں نے دیکھا کہ صبح سے رات کے بارہ بجے، ایک بجے تک ہمارے احمدی نومسلم بھائی اور بہنیں کام کرتی تھیں اور ہنستے ہوئے چہروں اور دلی بشاشت کے ساتھ رات کے بارہ بجے، ایک بجے واپس جاتی تھیں۔ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو وصیت کا چندہ دینے کے علاوہ سینکڑوں روپیہ احمدیت اور اسلام پر خرچ کرتے ہیں۔

ڈنمارک کے ایک دوست جن کی ماہانہ آمد ۳۰۰۰ کرون ہے جن میں سے وہ ۱۰۰۰ کرون ٹیکس میں دیتے ہیں اس آمد سے وصیت کا چندہ دیتے ہیں اور خطوط کے ذریعہ اگر کوئی اسلام سے متعلق سوال کرے یا اعتراض کرے تو اس کا تفصیلی جواب دیتے ہیں۔اگر کوئی فون پر اسلام کے متعلق کوئی بات پوچھے یا اعتراض کرے تو اسے بھی تفصیلی تسلی بخش جواب دیتے ہیں ایک دفعہ ایک مہینہ میں محض فون کا بل ۲۰۰۰ کرون ہو گیا۔انہوں نے دعا کی اور خدا تعالیٰ نے بل ادا کرنے کا سامان پیدا فرما دیا تو اس قسم کا جذبہ محبت وعشق ان کے دلوں میں موجزن ہے۔

جہاں یہ نقشہ، یہ حالت، یہ عشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے لئے یہاں کے لوگوں میں نظر آتا ہے وہاں یہ سوچ کر دل کچھ گھبراتا ہے کہ ہمارے سینکڑوں ہزاروں پاکستانی آدمی جو یہاں بستے ہیں، کیا ہم جو پاکستان کی طرف منسوب ہوتے ہیں ان ذمہ داریوں کو نبھا رہے ہیں یا نہیں۔کیا ہم نمونہ کی زندگی بسر کر رہے ہیں یا نہیں پاکستان میں اس وقت جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔وہ ملک جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ تمام دنیا میں اسلام کو پھیلائے اور اس عالمی مہم کیلئے بنیاد کا کام کرے وہ ملک جس کے باشندے خدا تعالیٰ کی آواز کے پہلے مخاطب ہیں۔وہ کندھے جن پر سب سے پہلے اسلام کی ذمہ داریاں عائد ہوئیں کیا یہ لوگ نئے آنے والوں کے استاد بنیں گے یا بطور شاگردان کے سامنے بیٹھیں گے۔

مجھے انتہائی شرم محسوس ہوئی جب زیورک میں ایک ہمارے احمدی نومسلم نے مجھے یہ بات بتائی (یہ احمدی دوست زیورک میں تین ہزار مزدور ترکوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں) کہ میں ان مسلمان ترکوں کو اسلام سکھا تا ہوں یہ مسلمان کس قدر گر گئے ہیں یہ لوگ یورپ میں آئے جہاں کی زندگی انتہائی گندی ہے جس کا تصور کر کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ قومیں تباہی کے گڑھے پر کھڑی نظر آتی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ہے کہ اگر یہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کریں گے تو دنیا سے مٹا دیئے جائیں گے۔ یہاں پر ایک شخص اسلام لاتا اور احمدیت قبول کرتا ہے وہ ان لوگوں کو جو نسلاً بعد نسلٍ اسلام میں پیدا ہوئے اسلام سکھاتا ہے وجہ یہ ہے کہ یہ اقوام اسلام سے کلیۃً غافل ہوگئی ہیں اور انہیں چھوٹے چھوٹے مسائل کا بھی علم نہیں۔ ان کے علماء انہیں اس کی طرف توجہ نہیں دلاتے یہ لوگ رسم ورواج کی پابندی کرتے ہیں مگر احکام الٰہی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

اگر آپ ان رسوم کا مطالعہ کریں جو مسلمانوں میں رائج ہوئیں عام رسوم کو چھوڑتے ہوئے اگر وہ رسوم دیکھی جائیں جو اسلام سے ٹکراتی ہیں اور جنہوں نے مسلمانوں میں رواج پکڑ لیا ہے اس کی وجہ سے ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کے احکام کو طاقِ نسیان میں رکھ دیا ہے۔

ہمارے اسی احمدی نومسلم نے ایک مسئلہ کا ذکر کیا کہ ایک ترک رمضان میں بیمار ہوگیا اسے دوائی دی گئی تو اس نے انکار کر دیا اور روزہ رکھنے پر بہت اصرار کیا میں نے جب اسے قرآن مجید سے دکھایا کہ بیمار روزہ نہیں رکھ سکتا تو اس نے روزہ افطار کیا۔ انہیں تو چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی علم نہیں یہ تو عام مسئلہ کی بات ہے لیکن دلائل و براہین تو ایک طرف ہیں دنیا آپ کو اس نگاہ سے نہیں دیکھ سکتی کہ اس شخص کو وہ دلائل و براہین آتے ہیں یا نہیں جو مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ان کو سکھائے گئے وہ تو آپ کا نمونہ دیکھے گی۔ وہ آپ کے دل میں گھس کر آپ کے اخلاص کا پتہ نہ لگائے گی۔ آپ کے دماغ میں گھس کر آپ کے نیک خیالات کا پتہ نہ لگائے گی! وہ تو آپ کا ظاہری نمونہ دیکھے گی۔ اگر وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ ایک احمدی، احمدی کی زندگی نہیں گزار رہا تو وہ کہے گی کہ اگر دلائل کا نتیجہ، آسمانی نشانوں کا نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلتا تو آپ کے دلائل و براہین کا ہمیں کچھ بھی فائدہ نہیں۔

اگر وہ دیکھے کہ احمدی اپنی زندگی میں اسلام کا سچا اور کامل نمونہ ہیں، اگر وہ دیکھے کہ ایک احمدی جہاں اپنے ربّ سے سچا اور زندہ تعلق رکھتا ہے وہاں وہ اپنے ربّ کے حکم کی وجہ سے بنی نوع انسان کا سچا

غم خوار اور ہمدرد بھی ہے اور ان کے چہروں پر روحانی اثر ہے۔ تو یہ چیز ان لوگوں پر دلائل و براہین سے زیادہ اثر کرے گی اگر وہ محض یہ دیکھیں کہ ایک دعویٰ تو ہے مگر اس کا ان پر اثر نہیں چھلکا تو ہے مگر مغز نہیں۔ دعویٰ تو ہے مگر نتیجہ نہیں اگر وہ یہ دیکھنا چاہیں کہ خدا سے جو زندہ تعلق ہوتا ہے کہاں ہے مگر وہ نظر نہ آئے تو خالی دعوؤں سے ہم یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق رکھنا چاہئے خواہ ہم کتنے ہی خیالی پلاؤ پکاتے رہیں اس کا اثر نہ ہوگا۔ اگر کسی جگہ کوئی انسان نورانی شمع جلتی ہوئی دیکھے گا تو وہ اس سے منور ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو لوگ ان اقوام میں سے مسلمان ہوئے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی برکتوں کو اپنے اوپر نازل ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

اسی طرح افریقہ ہے میری نگاہ میں تاریک براعظم (Dark Continent) تو یہی مغرب کی سرزمین ہے مگر دنیوی لحاظ سے افریقہ مغربی اقوام کی نظر میں تاریک براعظم (Dark Continent) ہے وہاں اسلام و احمدیت ترقی پذیر ہے۔ ایک وقت تھا کہ عیسائی پادری علی الاعلان کہتے تھے کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب پورے کا پورا تاریک براعظم (Dark Continent) عیسائیت کی گود میں ہوگا لیکن یہ بات خدا تعالیٰ کو منظور نہ تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد یہ لوگ احمدی ہوئے اور اسلام کے سچے فدائی ثابت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائیدانہیں حاصل ہوئی انہیں سچی خوابیں آنے لگیں اس وقت وہی پادری کہتے ہیں کہ اب افریقہ میں اگر ایک شخص عیسائی ہوتا ہے تو دس مسلمان ہوتے ہیں یہ عجیب اور انہونی بات کیسے معرضِ وجود میں آئی؟ صرف ایک ہی چیز نظر آتی ہے کہ جب یہ لوگ احمدی ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس تاریک علاقہ کے لوگوں کو ایسے سامان دیئے کہ ان کی روحانی ترقی بہت جلد ہونے لگی۔ ایسی ترقی جو وہ ۳۰۔۴۰ سال بعد حاصل کر سکتے انہوں نے بہت جلد حاصل کر لی۔ انہیں سچی خوابیں آنی شروع ہوئیں اپنے اور غیروں کے متعلق جو بعد میں سچی بھی ثابت ہوئیں دنیوی طور پر بھی انہیں جلد جلد ترقی ملنے لگی ان چیزوں کی وجہ سے اور ان روحانی ترقیوں کی وجہ سے ان کے دلوں میں عجیب عشق پیدا ہوگیا جب یہ لوگ دوسروں کو تبلیغ کرتے ہیں تو وہ اسلام کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ یہ روحانی دولت ایسی دولت ہے جو دنیا سے نہیں ملتی۔ مالدار انسان اپنی ساری دولت دے کر بھی اللہ تعالیٰ کی دولت حاصل نہیں کرسکتا۔ اس دولت کو لینے کے لئے سب کچھ قربان کرنا پڑتا ہے اور جب خدا تعالیٰ مل جاتا ہے تو ساری دولتیں مل جاتی ہیں۔

آپ کو مَیں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اگلے زمانوں کی تعلیم بے شک کتاب مکنون ہے لیکن ہر زمانہ کی تعلیم اپنے زمانہ میں کتاب مبین کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں اسلامی تعلیم کو اس رنگ میں پیش کیا ہے کہ ایک زندہ دل اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مگر محض قرآنی تعلیم کسی کو فائدہ نہیں دے سکتی جب تک اعمال صالحہ نہ ہوں یعنی موقع کے مطابق ہوں بعض احکام تو مستقل ہیں مثلاً نماز روزہ وغیرہ لیکن بعض احکام کی شکلیں ہر زمانہ میں بدلتی رہتی ہیں مثلاً غریب کا خیال رکھنا۔ پہلی صدی، دوسری صدی، تیسری صدی اور چودہویں صدی میں بھی یہ تعلیم قائم رہی اور کس طرح غرباء کا خیال رکھنا چاہئے ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ کا ایک بندہ کھڑا ہو کر راہنمائی کرتا رہا لیکن جہاں تک اسلام کے اعتقاد کا ذکر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل سب درخت خشک ہو چکے تھے کیونکہ ظاہری اعتقاد کچھ نہیں جب تک ایمان نہ ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایمان کا درخت اس وقت تک سرسبز نہیں ہوتا جب تک اعمال صالحہ کے پانی سے سیراب نہ کیا جائے نیک اعتقاد کا درخت مرجاتا ہے اگر اعمال صالحہ نہ ہوں، وہ درخت بچ جاتے ہیں جنہیں موزوں وقت پر اعمال صالحہ کا پانی دیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے براہین عیسائیت کے مقابلہ میں پیش کئے ہیں کہ ہمارے بچہ کے مقابلہ میں عیسائی پادری نہیں ٹھہر سکتا لیکن ظاہری لحاظ سے اس کا کچھ فائدہ نہیں جب تک وہ عیسائی یہ نہ سمجھ لے کہ روحانی انعام جو اسلام میں ملتا ہے وہ اس کی اپنی تعلیم میں نہیں۔

اسلام کے عقائد کا علم ہونے کے بعد اگر عمل کے وقت پیچھے ہٹ جائیں عمل صالحہ کی بجائے فساد والا عمل کریں اور اس کی بو سے سارا علاقہ بدبودار ہو جائے تو ان عقائد کے علم کا کوئی فائدہ نہیں۔ اسلام کے مطابق زندگی گزاریں۔ اگلے ۲۰، ۳۰ سال دنیا کیلئے انتہائی نازک اور انتہائی خطرناک ہیں جس کا آپ کو تصور بھی نہیں آپ بھی اس عذاب سے بچ نہیں سکتے جب تک اپنے اموال اپنی جان اور عزت کی قربانی نہ دیں ورنہ اس کے قہر کا تازیانہ آپ پر بھی پڑے گا خدا تعالیٰ کسی کا ذمہ دار نہیں ہے اپنے اعمال کی اصلاح کریں آپ نے صداقت قبول کر لی ہے اب اعمال صالحہ بجا لانا آپ کے لئے مشکل نہیں یہ چیزیں غیروں کے پاس نہیں آپ روحانی کامیابی کے قریب ہیں جو زبان سے دعویٰ کرے عمل سے ثابت نہ کرے جس کے منہ سے براہین کے پھول جھڑ رہے ہوں مگر عمل سے اس کی خوشبو نہ آ رہی ہو ایسا شخص

خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتا۔ ایمان کے ساتھ عمل ضروری ہے اس کے بغیر آپ خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔

عمل صالح کی توفیق بھی خدا ہی دیتا ہے اسی سے اس کی توفیق مانگنی چاہئے اللہ تعالیٰ آپ کو ایک احمدی کی سی زندگی گزارنے کی توفیق دے جہاں یہ زمانہ بڑا نازک ہے وہاں خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے بھی دروازے کھلے ہیں بڑا ابد بخت ہے وہ شخص جس کو دونوں دروازوں کا علم ہو مگر وہ اچھے دروازہ کو منتخب نہ کرے۔ آپ دنیا کے استاد بنائے گئے ہیں دعا کریں کہ اپنی غفلت کے نتیجہ میں دنیا کے شاگرد نہ بن جائیں۔

(روزنامہ الفضل ۶؍اگست ۱۹۶۷ء صفحہ ۳، ۴، ۵)

☆......☆......☆